11

حضرت لوط علیہ السلام

کے حالات

تاریخ انبیاء

page is left blank intentionally

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تاریخ انبیاءؑ

جلد۔۱۱

تحریر **حیدر رضا** ولد **ابو جعفر** (مرحوم)

رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ﴿۴۱﴾

ترجمہ، اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو
اور مومنوں کی مغفرت کیجیو۔ (سورۃ ابراہیم۔۴۱)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر تمام مرحوم مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہدا، لاوارث مرحومین، میرے تمام آباؤ و اجداد اور بالخصوص نیچے دیئے ہوئے ناموں کی روح کو ایصال فرمائیں، شکریہ

ابو جعفر ولد علی محمد

کنیز سیدہ بنت علی سجاد

حسن جعفر ولد ابو جعفر

اشرف علی ولد محمد علی

محمد شبیر ولد غلام اکبر

بلقیس بانو بنت علی محمد

وَ اخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَةِ وَقُلۡ رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا
كَمَا رَبَّيٰنِیۡ صَغِيۡرًا ﴿۲۴﴾

ترجمہ، اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے
پروردگار جیسا انھوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی ان
(کے حال) پر رحمت فرما۔ (بنی اسرائیل ۲۴)

"شجرِ طیبہ اور شجرِ خبیثہ"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۲۲۔فروری، ۲۰۲۴

"صراطِ مُستقیم"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۹۔اپریل، ۲۰۲۴

"تاریخ انبیاؑء"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۴۔جولائی، ۲۰۲۰

"حق و باطل کے راستے"

ایڈیشن : اوّل

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۷

"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۹

ایڈیشن : اوّل

سال طبع : مارچ۔۲۰۱۰

مطبع : سندھیکا پرنٹرز

انگلش ترجمہ اور ویب ڈیزائن

ترجمہ اور ڈیزائن : عارف رضا۔ہانی رضا۔محمد رضا

ویب سائٹ : https://yk-shia.com/books
https://play.google.com/store/books/author?id=Hyder+Raza

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۱	تقریظ	
۲	انبیاءؑ کی تعداد اور اُن کے اُوصیاء	جلد۔۱
۳	صفات و معجزات، صحف انبیاءؑ اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۴	اُولوالعزم کے معنی، انبیائے اُولوالعزم اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۵	نبی و رُسولؑ کے معنی اور عصمت انبیاءؑ	جلد۔۱
۶	حضرت آدم علیہ السّلام اور بی بی حوّا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲
۷	حضرت ہابیل علیہ السّلام اور قابیل کے حالات	جلد۔۳
۸	حضرت شیث علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۴
۹	حضرت ادریس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۵
۱۰	حضرت نوح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۶
۱۱	حضرت ہود علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۷
۱۲	حضرت صالح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۸
۱۳	حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۹
۱۴	حضرت اسمٰعیل و اسحٰق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۰
۱۵	حضرت لُوط علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۱
۱۶	حضرت ذوالقرنین علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۲
۱۷	حضرت یعقوب اور یوسف علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۳
۱۸	حضرت ایّوب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۴
۱۹	حضرت شعیب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۵
۲۰	حضرت موسٰی اور ہارون علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۶
۲۱	حضرت موسٰی اور خضر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۷
۲۲	حضرت حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۸
۲۳	حضرت الیاسؑ، الیسعؑ اور الیا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۹

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۲۴	حضرت اسمٰعیل بن حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۰
۲۵	حضرت ذوالکفل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۱
۲۶	حضرت لقمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۲
۲۷	حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام اور طالوت وجالوت کے حالات	جلد۔۲۳
۲۸	حضرت داؤد علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۴
۲۹	اصحاب سبت کے حالات	جلد۔۲۵
۳۰	حضرت سلیمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۶
۳۱	قوم سبا اور اہل ثرثار کے حالات	جلد۔۲۷
۳۲	ہاروت وماروت کے حالات	جلد۔۲۸
۳۲	حنظلہ اور اصحاب رس کے حالات	جلد۔۲۹
۳۳	حضرت شعیا اور حضرت حیقوق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۰
۳۴	حضرت زکّریا و یحییٰ علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۱
۳۵	حضرت عیسےٰ اور بی بی مریم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۲
۳۶	حضرت ارمیاؑ، دانیالؑ اور عزیر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۳
۳۷	حضرت یونسؑ بن متی اور انکے پدر بزوگوار علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۴
۳۸	اصحاب کہف ورقیم کے حالات	جلد۔۳۵
۳۹	اصحاب اخدود کے حالات	جلد۔۳۶
۴۰	حضرت جرجیس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۷
۴۱	حضرت خالد بن سنان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۸
۴۲	حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حالات	جلد۔۳۹
۴۳	اُن پیغمبروں کے حالات جن کے ناموں کی تصریح نہیں ہے	جلد۔۴۰
۴۴	بعض بادشاہان زمین کے حالات	جلد۔۴۱
۴۵	بنی اسرائیل اور ان کے علاوہ غیر پیغمبروں کے حالات نادرہ و عجیبہ	جلد۔۴۲

تقریظ

الحمدللہ، پچھلی کتابوں کی طرح جیسے **"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"**، **"حق و باطل کے راستے"**، **"صراطِ مستقیم"** اور **"شجرِ طیبہ شجرِ خبیثہ"** جیسی کامیاب کتابیں تحریر کرنے کے بعد، عوام کی حوصلہ افزائی اور اللہ تعالیٰ کی توفیقات سے ایک اور کاوش **"تاریخ انبیاؑء"** جو کے **"۴۲ جلدوں"** پر مشتمل ہیں حاضر خدمت ہے۔ اس کتاب میں تمام واقعات علامہ محمدؐ باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب "حیات القلوب" سے لیے گئے ہیں۔ میں نے صرف اتنی کوشش کی ہے کہ انبیاؑء اکرام کی زندگی کے احوال جو کہ قرآن میں بھی بیان ہو چکے ہیں ان کو اور علامہ کی کتاب کے واقعات کو ایک جگہ کیا جائے، ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی ہے کہ ان واقعات کو انتہائی مختصر اور آسان لفظوں میں بیان کیا جائے تاکہ اس کتاب سے ہر طبقۂ فکر اور ہر عمر کے لوگ بالخصوص بچے بھی مستفید ہو سکیں اور انبیاؑء کی زندگی سے نصیحت حاصل کر سکیں۔ اگر کسی کو ان واقعے کی مکمل تفصیل یا کسی واقعہ کا حوالہ مقصود ہو، تو علامہ کی کتاب حیات القلوب سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس کتاب میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ تاریخ انبیاؑء اور ان کے احوال زندگی کو اس طرح بیان کیا جائے کہ ایک عام شخص تمام انبیاؑء کے بارے میں باخوبی جان سکے اور ساتھ ہی یہ بھی جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے منتخب نمائندوں نے اعلیٰ مقام اور فضیلت رکھنے کہ باوجود کس کس طرح کے امتحانات کا سامنا کیا، اور کم و بیش تمام انبیاء نے سخت امتحان دیے اور ان پر صبر کیا۔ اس کتاب سے یہ بھی سبق حاصل کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنے نیک بندوں کو ہی امتحانات میں مبتلا کرتا ہے، جب کوئی ان امتحانات پر صبر سے کام لیتا ہے تو کامیابی اس کا مقدر بنتی ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کامیابی سے نواز کر اعلیٰ مقام پر فائز کرتا ہے۔ انشاءاللہ، یہ کتاب بھی میری پچھلی کتابوں کی طرح آپ کے لیے مفید ثابت ہو گی اور آپ کے علم و یقین میں بھی اضافے کا باعث بنے گی۔ اس کوشش میں اگر میری طرف سے کسی قسم کی کوئی غلطی ہوئی ہو تو میں اپنے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوتے ہوئے آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھے ضرور اطلاع کریں، میں آپ کا شکر گزار ہو نگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح راستے پر قائم رکھے اور دین کی صحیح معرفت عطا فرما کر عمل کی توفق فرمائیں، آمین

تحریر: حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

رابطہ ای میل: hyderraza@yahoo.com

حوالے: قرآن کا اردو ترجمہ یہاں سے لیے گئے ہیں: http://cityislam.com/quran.htm

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ
نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِمْ فِعْلَ
الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّ
نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿٧٤﴾ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ
رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ
مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ
فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ
وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ؗ وَّسَخَّرْنَا مَعَ
دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ
مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ
الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ
عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ
الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ
عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَ
اَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ
نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖۗ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِيَّاۤ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ
رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٨٩﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ؗ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ
زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿٩٠﴾
وَالَّتِيْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ
اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖؗ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾

ترجمہ، شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اور ابراہیم اور لوط کو اس سرزمین کی طرف بچا نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لئے برکت رکھی تھی ﴿۷۱﴾ اور ہم
نے ابراہیم کو اسحٰق عطا کئے۔ اور مستزاد برآں یعقوب۔ اور سب کو نیک بخت کیا ﴿۷۲﴾ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے
حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کیا
کرتے تھے ﴿۷۳﴾ اور لوط جب ان کو ہم نے حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا اور اس بستی سے جہاں کے لوگ
گندے کام کیا کرتے تھے۔ بچا نکالا۔ بے شک وہ برے اور بدکردار لوگ تھے ﴿۷۴﴾ اور انہیں اپنی رحمت کے (محل
میں) داخل کیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ نیک بختوں میں تھے ﴿۷۵﴾ اور نوح جب (اس سے) پیشتر انہوں نے ہم کو پکارا
تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی ﴿۷۶﴾ اور جو لوگ
ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ان پر نصرت بخشی۔ وہ بے شک برے لوگ تھے سو ہم نے ان سب کو غرق کردیا
﴿۷۷﴾ اور داؤد اور سلیمان جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئی
(اور اسے روند گئی) تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت موجود تھے ﴿۷۸﴾ تو ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ اور ہم
نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا تھا۔ اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا مسخر کردیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح
کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (مسخر کر دیا تھا اور ہم ہی ایسا) کرنے والے تھے ﴿۷۹﴾ اور ہم نے تمہارے لئے ان کو
ایک (طرح) کا لباس بنانا بھی سکھا دیا تاکہ تم کو لڑائی (کے ضرر) سے بچائے۔ پس تم کو شکرگزار ہونا چاہیئے ﴿۸۰﴾ اور
ہم نے تیز ہوا سلیمان کے تابع (فرمان) کردی تھی جو ان کے حکم سے اس ملک میں چلتی تھی جس میں ہم نے برکت
دی تھی (یعنی شام) اور ہم ہر چیز سے خبردار ہیں ﴿۸۱﴾ اور دیوؤں (کی جماعت کو بھی ان کے تابع کردیا تھا کہ ان) میں
سے بعض ان کے لئے غوطے مارتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے ﴿۸۲﴾ اور
ایوب کو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے
﴿۸۳﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور جو ان کو تکلیف تھی وہ دور کردی اور ان کو بال بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی
مہربانی کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشے) اور عبادت کرنے والوں کے لئے (یہ) نصیحت ہے ﴿۸۴﴾ اور اسمٰعیل اور
ادریس اور ذوالکفل یہ سب صبر کرنے والے تھے ﴿۸۵﴾ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکوکار
تھے ﴿۸۶﴾ اور ذوالنون جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر
قابو نہیں پا سکیں گے۔ آخر اندھیرے میں پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بے شک میں
قصوروار ہوں ﴿۸۷﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور ان کو غم سے نجات بخشی۔ اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح
نجات دیا کرتے ہیں ﴿۸۸﴾ اور زکریا جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب
سے بہتر وارث ہے ﴿۸۹﴾ تو ہم نے ان کی پکار سن لی۔ اور ان کو یحییٰ بخشے اور ان کی بیوی کو اُن کے (حسن معاشرت
کے) قابل بنا دیا۔ یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے
﴿۹۰﴾ اور ان (مریم) کو جنہوں نے اپنی عفت کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور ان کے بیٹے کو
اہل عالم کے لئے نشانی بنا دیا ﴿۹۱﴾ یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی
عبادت کیا کرو ﴿۹۲﴾

حضرت لوُط علیہ السّلام کے حالات

مفسّروں میں یہ مشہور ہے کہ لوطؑ، حضرت ابراہیمؑ کے برادرزادے تھے اور ہاران پسر تارخ کے فرزند تھے اور بعض نے کہا ہے کہ ابراہیمؑ کی خالہ کے بیٹے تھے۔ قول آخر کی بنا پر سارہؑ لوط کی بہن تھی اور یہ زیادہ قوی ہے پہلے بیان ہو چکا ہے کہ لوطؑ پیغمبروں میں سے تھے جو ختنہ کیئے ہُوئے پیدا ہُوئے۔ لوطؑ اور ابراہیمؑ دو مرسل پیغمبر تھے جو لوگوں کو عذاب خدا سے ڈراتے تھے حضرت لوطؑ ایک سخی اور صاحب کرم انسان تھے۔ روایت کے مطابق جب نمرود نے ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا اور حق تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے ان پر آگ کو سرد کر دیا تو نمرود نے کہا کہ اے ابراہیمؑ میرے شہروں سے نکل جاؤ اور تُم اب اس ملک میں نہیں رہ سکتے۔ ابراہیمؑ نے اپنے ہمراہ اپنی بیوی سارہؑ اور لوطؑ کو لیا جو حضرت ابراہیمؑ پر ایمان لا چکے تھے اور اُس وقت لڑکے تھے۔ ابراہیمؑ ایک گاؤں میں جا کر مقیم ہُوئے جو لوگوں کے راستہ پر واقع تھا اور لوگ وہاں سے یمن، شام اور اطراف عالم میں جاتے تھے۔ غرض جو شخص اس راستہ سے گزرتا تھا حضرتؑ اس کو اسلام کی دعوت دیتے تھے۔ چونکہ یہ خبر تمام عالم میں مشہور ہو چکی تھی کہ نمرود نے اُن کو آگ میں ڈالا وُہ نہیں جلے۔ غرض جو شخص ابراہیمؑ کے پاس سے گزرتا تھا آپ اُس کی ضیافت کرتے تھے۔ ابراہیمؑ ان چند شہروں کی آبادیوں سے سات فرسخ کے فاصلہ پر مقیم تھے جن میں کافی درخت اور زراعت و نعمتیں تھیں۔

ترجمہ، پس اُن پر (ایک) لوط ایمان لائے اور (ابراہیم) کہنے لگے کہ میں اپنے پروردگار کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں۔ بیشک وہ غالب حکمت والا ہے ﴿۲۶﴾ سورۃ العنکبوت

ترجمہ، اور ابراہیم اور لوط کو اس سرزمین کی طرف بچا نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لئے برکت رکھی تھی ﴿۷۱﴾ سورۃ الأنبياء

قوم لوطؑ کا شہر بھی قافلوں کے راستوں پر آباد تھا جو شام و مصر کو جاتے تھے۔ قافلے والے اُن کے پاس قیام کرتے تھے اور وُہ لوگ اُن کی ضیافت کیا کرتے تھے۔ جب اُن کی یہ ضیافت زیادہ ہُوئی تو وُہ لوگ نفس کی خباثت اور بخل کی وجہ سے تنگ آئے، حالانکہ یہ قوم خدا کی مخلوق میں بہترین قوم تھی۔ اُن کی خوبی اور نیکی یہ تھی کہ جب کسی کام کے لئے وُہ جاتے تو تمام مرد ساتھ جاتے اور عورتوں کو تنہا چھوڑ دیتے تھے۔ اور جو بھی ان شہروں سے گزرتا تھا ان کی زراعتوں اور میوے میں سے ضرور کچھ لے کر کھایا کرتا تھا۔ شہر والے اس حال سے نالاں تھے اور اس کے روکنے کی تدبیر سوچتے رہتے تھے۔ ابلیس لعین نے ان کو گمراہ کرنے میں انتہائی جدّوجہد اور بے حد کوشش کی اور یہ تدبیر کی کہ جب وہ لوگ اپنی زراعت، مال و متاع کو جمع و دُرست کر کے واپس آتے تھے تو وُہ ملعون سب کو خراب کر دیتا تھا۔ لوگوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ آؤ اس شخص کی تاک میں بیٹھیں جو ہمارے متاع کو خراب کرتا ہے چنانچہ وُہ لوگ تاک میں رہے۔ ایک دن شیطان ایک مرد پیر کی صورت میں ان کے پاس آیا اور کہا کیا تم لوگ چاہتے ہو کہ میں تم کو ایسی ترکیب بتادوں جس پر اگر تم عمل کروگے تو کوئی شخص تمہارے شہروں کا رُخ نہ کریگا۔ پُوچھا وُہ تدبیر کیا ہے؟ کہا جو شخص تمہارے شہر میں وارد ہو تو اُس کی دُبر میں جماع کرو اور اس کا سامان چھین لو۔ پھر شیطان نہایت حسین و جمیل لڑکے کی صورت میں ان کے پاس آیا تو اُن لوگوں نے اس کو گرفتار کیا اور پُوچھا کہ تو ہی ہے جو ہمارے اموال کو خراب کرتا ہے؟ اس نے کہا

ترجمہ، اور لوط کو (یاد کرو) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم بے حیائی (کے کام) کیوں کرتے ہو اور تم دیکھتے ہو ﴿۵۴﴾ کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر (لذت حاصل کرنے) کے لئے مردوں کی طرف مائل ہوتے ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ تم احمق لوگ ہو ﴿۵۵﴾ تو ان کی قوم کے لوگ (بولے تو) یہ بولے اور اس کے سوا ان کا کچھ جواب نہ تھا کہ لوط کے گھر والوں کو اپنے شہر سے نکال دو۔ یہ لوگ پاک رہنا چاہتے ہیں ﴿۵۶﴾ تو ہم نے ان کو اور ان کے گھر والوں کو نجات دی۔ مگر ان کی بیوی کہ اس کی نسبت ہم نے مقرر کر رکھا ہے (کہ وہ پیچھے رہنے والوں میں ہوگی) ﴿۵۷﴾ اور ہم نے ان پر مینھ برسایا سو (جو) مینھ ان لوگوں پر برسا جن کو متنبہ کر دیا گیا تھا، برا تھا ﴿۵۸﴾ سورة النمل

ہاں میں ہی تمہاری چیزوں کو خراب کرتا ہوں۔ تو پھر ان کی رائے ہوئی کہ اس کو مار ڈالیں اور ایک شخص کے سُپرد کیا۔ جب رات ہوئی تو تو شیطان نے فریاد شروع کی۔ اس شخص نے پُوچھا تجھ کو کیا ہُوا؟ کہا رات کے وقت میرا باپ مجھ کو اپنے شکم پر سُلاتا تھا۔ اس نے کہا آ میرے شکم پر سورہ۔ جب اُس کے شکم پر لیٹا چند ایسی حرکتیں کیں جن سے اُس کو آمادہ کیا اور اس کو سکھلایا تو اس نے اس کے ساتھ لواطہ کیا۔ جس سے لذّت حاصل ہوئی۔ پھر شیطان اس کے پاس سے بھاگ گیا۔ جب صبح ہُوئی تو وُہ مرد قوم کے پاس آیا اور اُن کو جو کچھ رات کو واقع ہوا تھا اس سے آگاہ کیا۔ یہ فعل ان سب کو پسند آیا۔ وہ اس فعل قبیح سے پہلے واقف نہ تھے۔ پھر رفتہ رفتہ اس میں وہ سب مشغول ہُوئے یہانتک کہ مردوں نے مردوں کو اس فعل کے لئے کافی سمجھا اور عورتوں سے مستغنی ہو گئے۔ جب شیطان نے دیکھا کہ مردوں میں اس کا عمل مستحکم ہو گیا تو ایک عورت کی شکل اختیار کر کے عورتوں کے پاس آیا اور کہا تمہارے مرد آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مشغول ہیں تم بھی آپس میں ایک دوسرے سے مساحقہ کرو۔ پھر عورتوں نے عورتوں کے ساتھ مساحقہ کرنا شروع کر دیا اور وُہ مردوں سے بے نیاز ہو گئیں۔ الغرض یہ لوگ راہ پر تاک میں بیٹھے رہتے جس شخص کا ان کے شہر کی طرف گزر ہوتا اس کو پکڑ کر اس کے ساتھ یہ فعل کرتے یا پھر کوئی مہمان بھی اُن کے پاس آتا تو اس کو ذلیل کرتے اور اس کے ساتھ اغلام کرتے تھے

ترجمہ، اور اسی طرح جب ہم نے لوط کو (پیغمبر بنا کر بھیجا تو) اس وقت انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم ایسی بے حیائی کا کام کیوں کرتے ہو کہ تم سے اہل عالم میں سے کسی نے اس طرح کا کام نہیں کیا ﴿۸۰﴾ یعنی خواہش نفسانی پورا کرنے کے لیے عورتوں کو چھوڑ کر لونڈوں پر گرتے ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ تم لوگ حد سے نکل جانے والے ہو ﴿۸۱﴾ تو ان سے اس کا جواب کچھ نہ بن پڑا اور بولے تو یہ بولے کہ ان لوگوں (یعنی لوط اور اس کے گھر والوں) کو اپنے گاؤں سے نکال دو (کہ) یہ لوگ پاک بننا چاہتے ہیں ﴿۸۲﴾ تو ہم نے ان کو اور ان کے گھر والوں کو بچا لیا مگر ان کی بی بی (نہ بچی) کہ وہ پیچھے رہنے والوں میں تھی ﴿۸۳﴾ اور ہم نے ان پر (پتھروں کا) مینھ برسایا۔ سو دیکھ لو کہ گنہگاروں کا کیسا انجام ہوا ﴿۸۴﴾ سورۃ الأعراف

بغیراس کے کہ اس عمل قبیح کے لئے شہوت یا خواہش اُن کو ہوتی ہو۔اس سے ان کی صرف یہ غرض تھی کہ قافلے اُن کے شہر میں قیام نہ کریں تاکہ اُن کو ضیافت نہ کرنی پڑے اُن کے اس بُرے عمل کی دُوسرے شہروں میں شہرت ہوئی اور قافلوں نے اُن کے پاس قیام کرنے سے پرہیز کیا۔ غرضیکہ بخل نے اُن پر وُہ بلا مسلّط کی جسے وُہ اپنے سے دفع نہ کرسکے یہاںتک کہ اُس عمل کی خواہش اُن کو اس حد تک ہُوئی کہ شہروں سے مردوں کو اس فعل کے لئے اُجرت پر بُلانے لگے۔ لوطؑ کے شہر والے سب کے سب یہ فعل کرتے تھے سوائے ایک مسلمان گھر کے جیسا کہ خدا نے فرمُایاہے کہ "یعنی ہم نے شہر میں مومنوں میں سے جو تھا اس کو باہر کردیا، پس ہم نے مسلمانوں کے ایک گھر کے سوا کوئی مکان نہ پایا"۔ لوگوں نے اس امر کی شکایت حضرت ابراہیمؑ سے کی۔ ابراہیمؑ نے لوطؑ کو ان کی طرف بھیجا کہ اُن کو خدا کے عذاب سے ڈرائیں اور اس کی عقوبت سے پرہیز کرائیں۔ جب لوطؑ ان کے پاس پہنچے انہوں نے پُوچھا تم کون ہو؟ کہامیں ابراہیمؑ کی خالہ کا لڑکا ہوں جن کو نمرود نے آگ میں ڈالا اور وُہ نہ جلے۔اور خدا نے آگ کو اُن پر سرد اور باعث سلامتی قرار دیا اور وُہ تمہارے قریب ہی رہتے ہیں۔ لٰہذا خدا سے ڈرو اور اس فعل قبیح کو ترک کرو، نہیں تو خدا تم کو ہلاک کرے گا۔ وُہ سب اس بات سے خوفزدہ ہُوئے اور ان کو جرات نہ ہوئی کہ اُن کو کوئی تکلیف پہنچاتے۔ لیکن جو شخص اُن لوگوں کے راستہ سے گذرتا وُہ لوگ چاہتے تھے کہ اس کے ساتھ فعل بد کریں، لوطؑ اس کو اُن کے ہاتھ سے بچایا کرتے تھے۔ لوطؑ کے پاس جو بھی مہمان آتا تھا اس کی ضیافت کرتے تھے اور اپنی قوم کی شرارت سے اپنے مہمانوں کی حفاظت کرتے تھے۔ آپ کی قوم جب کسی مہمان کو دیکھتی تھی تو لوطؑ سے کہتی تھی کہ کیا ہم لوگوں نے تم

ترجمہ، اور لوط (کا قصہ یاد کرو) جب ان کو ہم نے حکم (یعنی حکمت و نبوت) اور علم بخشا اور اس بستی سے جہاں کے لوگ گندے کام کیا کرتے تھے۔ بچا نکالا۔ بے شک وہ برے اور بدکردار لوگ تھے ﴿٧٤﴾ اور انہیں اپنی رحمت کے (محل میں) داخل کیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ نیک بختوں میں تھے ﴿٧٥﴾

سورة الأنبياء

کو منع نہیں کیا ہے کہ کہیں سے کوئی مہمان جو تمہارے پاس آئے تو اس کی مہمانی نہ کرنا ورنہ ہم لوگ تمہارے مہمانوں کو ذلیل اور تم کو ان کی نگاہوں میں رُسوا کریں گے۔ پھر جب لوطؑ کے پاس کوئی مہمان آتا تو اس کو پوشیدہ رکھتے۔

حضرت لوطؑ کا کوئی خاندان اور کوئی قبیلہ وہاں نہ تھا اس سبب سے انہوں نے انہی میں سے ایک عورت کے ساتھ نکاح کر لیا تھا جس سے چند لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ زوجہ لوطؑ کے نام میں اختلاف ہے جس میں اہلہ و والغہ دوالہہ تینوں نام لکھے ہیں۔ غرض لوطؑ اُن کو نصیحت کرتے تھے مگر کچھ فائدہ نہ ہوتا تھا اور جب خدا اس قوم پر عذاب کا ارادہ کرتا تو ابراہیمؑ کی محبّت و خلت اور لوطؑ کی محبت کو ملاحظہ کر کے عذاب میں تاخیر فرماتا۔ جناب لوطؑ ایک طویل مدّت تک ان میں مقیم رہے اور اُن کو نصیحتیں کرتے رہے۔ لیکن ان لوگوں نے قبول نہ کیا اور کہنے لگے کہ اے لوطؑ اگر ہماری نصیحت سے باز نہ آؤ گے تو ہم تم کو سنگسار کر دیں گے یا اس شہر سے نکال دیں گے۔ آخر کار لوطؑ اور ابراہیمؑ اس قوم پر عذاب نازل ہونے کے اُمیدوار ہوئے اور لوطؑ نے اُن پر بددُعا کی، تو خداوند عالم کا غضب ان پر شدید ہُوا اور جب اُن کے لئے عذاب کو مقدر فرمایا تو خدا نے جبرئیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیلؑ و کروبیلؑ کو سادہ رُو لڑکوں کی صورت میں بھیجا جو قبائیں اور عمامے پہنے ہوئے تھے اور رات کے وقت ابراہیمؑ کے گھر میں داخل ہُوئے۔ ابراہیمؑ اپنی قیامگاہ پر کچھ مہمانوں کی ضیافت کا سامان کر رہے تھے لیکن کوئی چیز اُن کے پاس نہ تھی۔ ناگاہ دیکھا کہ چار اشخاص آپ کے پاس آکر کھڑے ہو گئے جن کی شکلیں انسانوں سے مشابہ تھیں۔ جب انہوں نے ابراہیمؑ کو ہراساں اور خوفزدہ دیکھا تو سلام کیا۔ ابراہیمؑ نے ان کے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ میں تم سے خائف

ترجمہ، خدا نے کافروں کے لئے نوحؑ کی بیوی اور لوطؑ کی بیوی کی مثال بیان فرمائی ہے۔ دونوں ہمارے دو نیک بندوں کے گھر میں تھیں اور دونوں نے ان کی خیانت کی تو وہ خدا کے مقابلے میں اور ان عورتوں کے کچھ بھی کام نہ آئے اور ان کو حکم دیا گیا کہ اور داخل ہونے والوں کے ساتھ تم بھی دوزخ میں داخل ہو جاؤ (۱۰) سورۃ التحریم

ہوں۔ کہا خوف نہ کیجئے ہم لوگ آپ کے پروردگار کے رسُول ہیں۔ ابراہیمؑ نے جواب دیا اور سارہؑ کے پاس گئے اور کہا چند مہمان اور آگئے ہیں جو انسانوں سے مشابہ نہیں ہیں۔ سارہؑ نے کہا ہمارے پاس ایک بچھڑے کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ پھر ابراہیمؑ نے اس کو ذبح کیا، بریاں اور عمدہ بُھنا ہوا گوشت لے کر آئے اور پیش کیا، جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے "بتحقیق ہمارے رسول ابراہیمؑ کے پاس خوشخبری کیلئے آئے اور کہا سلاماً " لیکن ان رسولوں نے کھانے کی طرف توجہ نہ کی، تو ابراہیمؑ کو خوف محسوس ہُوا۔ کیونکہ اس زمانہ میں ایک دوسرے کے ساتھ بعام میں شریک ہونا ایک دوسرے کے شر سے بے خوف ہونے کی دلیل تھی اور کھانا نہ کھانا دشمنی کی علامت تھی۔ سارہؑ عورتوں کی ایک جماعت کے ساتھ آئیں اور ان اشخاص سے پُوچھا کہ تم لوگ خلیل خدا کے بعام سے کیوں انکار کرتے ہو۔ انہوں نے کہا ہم رسُولان خدا ہیں اور قوم لوطؑ کی طرف بھیجے گئے ہیں تاکہ اُن پر عذاب نازل کریں۔ جب سارہؑ نے یہ سُنا تو فرشتوں کی کمی اور قوم لوطؑ کی زیادتی پر

ترجمہ، اور جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس آئے تو وہ ان (کے آنے) سے غمناک اور تنگ دل ہوئے اور کہنے لگے کہ آج کا دن بڑی مشکل کا دن ہے ﴿۷۷﴾ اور لوط کی قوم کے لوگ ان کے پاس بے تحاشا دوڑتے ہوئے آئے اور یہ لوگ پہلے ہی سے فعل شنیع کیا کرتے تھے۔ لوط نے کہا کہ اے قوم! یہ (جو) میری (قوم کی) لڑکیاں ہیں، یہ تمہارے لیے (جائز اور) پاک ہیں۔ تو خدا سے ڈرو اور میرے مہمانوں کے (بارے) میں میری آبرو نہ کھوؤ۔ کیا تم میں کوئی بھی شائستہ آدمی نہیں ﴿۷۸﴾ وہ بولے تم کو معلوم ہے کہ تمہاری (قوم کی) بیٹیوں کی ہمیں کچھ حاجت نہیں۔ اور جو ہماری غرض ہے اسے تم (خوب) جانتے ہو ﴿۷۹﴾ لوط نے کہا اے کاش مجھ میں تمہارے مقابلے کی طاقت ہوتی یا کسی مضبوط قلعے میں پناہ پکڑ سکتا ﴿۸۰﴾ فرشتوں نے کہا کہ لوط ہم تمہارے پروردگار کے فرشتے ہیں۔ یہ لوگ ہرگز تم تک نہیں پہنچ سکیں گے تو کچھ رات رہے سے اپنے گھر والوں کو لے کر چل دو اور تم میں سے کوئی شخص پیچھے پھر کر نہ دیکھے۔ مگر تمہاری بیوی کہ جو آفت ان پر پڑنے والی ہے وہی اس پر پڑے گی۔ ان کے (عذاب کے) وعدے کا وقت صبح ہے۔ اور کیا صبح کچھ دور ہے؟ ﴿۸۱﴾ تو جب ہمارا حکم آیا ہم نے اس (بستی) کو (اُلٹ کر) نیچے اوپر کر دیا اور ان پر پتھر کی تہہ بہ تہہ (یعنی پے درپے) کنکریاں برسائیں ﴿۸۲﴾ جن پر تمہارے پروردگار کے ہاں سے نشان کئے ہوئے تھے اور وہ بستی ان ظالموں سے کچھ دور نہیں ﴿۸۳﴾ سورة هود

تعجّب کیااور کہاکہ قوم لوطؑ کی اس قوّت و کثرت کے ساتھ کیا برابری ممکن ہے۔بس اس خوف سے سارہؑ حائض ہو گئیں، حالانکہ مدّتوں سے بہ سبب پیری اُن کا حیض زائل ہو چکا تھااور اس وقت آپ کی عمر نوّے سال کی تھی اور ابراہیمؑ ایک سو بیس سال کے تھے۔خدا فرماتا ہے کہ ہم نے سارہؑ کو اسحٰقؑ کی خوشخبری دی اور اسحٰقؑ کے بعد یعقوبؑ کی جو اسحٰقؑ سے پیدا ہوں گے۔تو سارہؑ سے نے ہاتھ مُنہ پر مارااور کہا یاویلتا۔کیا مجھ سے بچّہ پیدا ہو گا حالانکہ میں بُوڑھی ہوں اور میرے شوہر بھی بوڑھے ہیں۔یقیناًیہ عجیب امر ہے۔جبرئیلؑ نے اُن سے کہا کیا تم تعجّب کرتے ہو خدا کے امر سے اور اے اہل بیت تم پر خدا کی برکتیں اور رحمتیں ہوں۔"بتحقیق کہ وُہ عظیم المرتبت و صاحب بزرگی ہے" جب ابراہیمؑ سے خوف رفع ہُوااور ولادت اسحٰقؑ کی خوشخبری اُن کو ملی تو انہوں نے قوم لوطؑ سے عذاب کے دُور ہونے کے التماس میں مبالغہ شروع کیااور جبرئیلؑ سے پُوچھاکہ کیوں بھیجے گئے ہو؟ کہا قوم لوطؑ کو ہلاک کرنے کے لئے ابراہیمؑ نے کہا لوطؑ ان کے درمیان موجود ہیں اُن کو کس طرح ہلاک کروگے؟ جبرئیلؑ نے کہا ہم جانتے ہیں کہ کون وہاں پر ہے۔ہم اُس کو اور اُس کے اہل کو نجات دیں گے سوائے اس کی زوجہ کے کہ وُہ عذاب میں باقی رہنے والوں میں ہو گی۔ابراہیمؑ نے جبرئیلؑ سے کہاکہ اگر اس شہر میں سو مومن ہوں گے تو ان کو بھی ہلاک کردوگے؟ جبرئیلؑ نے کہا نہیں۔کہا اگر پچاس ہوں؟ کہا نہیں پُوچھا اگر دس مومنین ہوں۔کہا نہیں۔ابراہیمؑ نے کہا اگر ایک مومن ہو؟ کہا نہیں۔جیساخدا نے فرمایاکہ ہم نے اس شہر میں بھی مسلمان کا ایک گھر نہ پایا۔ابراہیمؑ نے کہا اے جبرئیلؑ اپنے پروردگار کے پاس ان کے بارے میں واپس جاؤ۔پس خدا نے ابراہیمؑ کو مانند چشم زدن کے کہا اے ابراہیمؑ ان کی سفارش سے باز آجاؤ۔کیونکہ تمہارے پروردگار کا حکم آچکا ہے اور یقیناًان پر عذاب آئے گا جو رد نہ ہو گا۔

ترجمہ، جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں جاتے (یعنی وہ کھانا نہیں کھاتے) تو ان کو اجنبی سمجھ کر دل میں خوف کیا۔(فرشتوں نے) کہاکہ خوف نہ کیجیے، ہم قوم لوط کی طرف (ان کے ہلاک کرنے کو) بھیجے گئے ہیں ﴿۷۰﴾ سورة هود

الغرض ملائکہ ابراہیمؑ سے رُخصت ہو کر لوطؑ کے پاس آئے اور اُن کے سامنے کھڑے ہو گئے جبکہ وُہ اپنی زراعت میں آبپاشی کر رہے تھے۔ لوطؑ نے پُوچھا کہ تم لوگ کون ہو اور کہاں جاتے ہو؟ میں نے تم سے بہتر کبھی کسی کو نہیں دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم لوگ مسافر ہیں اور ہمارے مالک نے ہم کو اس شہر کے مالک کے پاس بھیجا ہے۔ لوطؑ نے کہا کہ شاید تمہارے آقا کو اس شہر کے لوگوں کی خبر نہیں ملی ہے کہ کیا کرتے ہیں۔ اس شہر کے لوگ بہت بُرے ہیں اور خدا کی قسم مردوں کو پکڑتے ہیں اور اس کے ساتھ اس قدر فعل قبیح کرتے ہیں کہ خون نکلنے

ترجمہ، پھر کہنے لگے کہ فرشتو! تمہیں (اور) کیا کام ہے ﴿۵۷﴾ (انہوں نے) کہا کہ ہم ایک گنہگار قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں (کہ اس کو عذاب کریں) ﴿۵۸﴾ مگر لوط کے گھر والے کہ ان سب کو ہم بچالیں گے ﴿۵۹﴾ البتہ ان کی عورت (کہ) اس کے لیے ہم نے ٹھہرا دیا ہے کہ وہ پیچھے رہ جائے گی ﴿۶۰﴾ پھر جب فرشتے لوط کے گھر گئے ﴿۶۱﴾ تو لوط نے کہا تم تو ناآشنا سے لوگ ہو ﴿۶۲﴾ وہ بولے کہ نہیں بلکہ ہم آپ کے پاس وہ چیز لے کر آئے ہیں جس میں لوگ شک کرتے تھے ﴿۶۳﴾ اور ہم آپ کے پاس یقینی بات لے کر آئے ہیں اور ہم سچ کہتے ہیں ﴿۶۴﴾ تو آپ کچھ رات رہے سے اپنے گھر والوں کو لے نکلیں اور خود ان کے پیچھے چلیں اور اور آپ میں سے کوئی شخص مڑ کر نہ دیکھے۔ اور جہاں آپ کو حکم ہو وہاں چلے جایئے ﴿۶۵﴾ اور ہم نے لوط کی طرف وحی بھیجی کہ ان لوگوں کی جڑ صبح ہوتے ہوتے کاٹ دی جائے گی ﴿۶۶﴾ اور اہل شہر (لوط کے پاس) خوش خوش (دوڑے) آئے ﴿۶۷﴾ (لوط نے) کہا کہ یہ میرے مہمان ہیں (کہیں ان کے بارے میں) مجھے رسوا نہ کرنا ﴿۶۸﴾ اور خدا سے ڈرو۔ اور میری بے آبروئی نہ کیجو ﴿۶۹﴾ وہ بولے کیا ہم نے تم کو سارے جہان (کی حمایت وطرفداری) سے منع نہیں کیا ﴿۷۰﴾ (انہوں نے) کہا کہ اگر تمہیں کرنا ہی ہے تو یہ میری (قوم کی) لڑکیاں ہیں (ان سے شادی کرلو) ﴿۷۱﴾ (اے محمد) تمہاری جان کی قسم وہ اپنی مستی میں مدہوش (ہو رہے) تھے ﴿۷۲﴾ سو ان کو سورج نکلتے نکلتے چنگھاڑ نے آپکڑا ﴿۷۳﴾ اور ہم نے اس شہر کو (الٹ کر) نیچے اوپر کردیا۔ اور ان پر کھنگر کی پتھریاں برسائیں ﴿۷۴﴾ بے شک اس (قصے) میں اہل فراست کے لیے نشانی ہے ﴿۷۵﴾ اور وہ (شہر) اب تک سیدھے رستے پر (موجود) ہے ﴿۷۶﴾ بے شک اس میں ایمان لانے والوں کے لیے نشانی ہے ﴿۷۷﴾ سورۃ الحجر

لگتا ہے اوراُن کے مال لوٹ لیتے ہیں۔انہوں نے کہا ہمارے آقا نے ہم کو حکم دیا ہے کہ اس شہر کے درمیان سے راہ چلیں مگراب دیر زیادہ ہوگئی ہے اور ہم دُوسری جگہ نہیں جا سکتے۔آج رات ہم کو ٹھہرنے کی جگہ دیجئے اور ہماری ضیافت کیجئے۔لوطؑ نے کہا میں چاہتا ہوں انتظار کروتا کہ اندھیرا ہو جائے۔یہ سُن کر وُہ لوگ بیٹھ گئے، پھر لوطؑ آگے چلے اور وُہ ان کے عقب میں روانہ ہُوئے لیکن حضرتؑ ان کو اپنے مکان میں لے جانے پر دل میں پشیمان ہو رہے تھے کہ میں ان کو اپنی قوم کے درمیان لئے جارہا ہوں اور میں ان کے حق میں بُرا کر رہا ہوں کیونکہ وہ اپنی قوم سے واقف تھے۔پھر ان کی طرف متوجّہ ہوئے اور کہا کہ تم اُس گروہ کی طرف چلتے ہو جو بدترین خلق خدا ہیں۔فرشتوں سے حق تعالٰی نے فرمایا تھا کہ جب تک لوطؑ تین مرتبہ اپنی قوم کی بدی پر گواہی نہ دے دیں ان لوگوں پر عذاب نہ کرنا۔جبرئیلؑ نے لوطؑ کا کلام سُن کر کہا یہ پہلی شہادت ہے پھر تھوڑی دیر کے بعد چلتے چلتے حضرت لوطؑ نے ان فرشتوں سے متوجہ ہو کر کہا کہ تم بدترین مخلوق الٰہی کے نزدیک چل رہے ہو۔جبرئیلؑ نے کہا یہ دُوسری شہادت ہے جب یہ لوگ شہر کے دروازے پر پہنچے پھر لوطؑ نے یہی بات فرمائی تو جبرئیلؑ نے کہا یہ تیسری گواہی ہے۔آخر وُہ لوطؑ کے گھر میں داخل ہُوئے تو لوطؑ نے اپنی دختر کو ان کے لئے کھانا اور ایک ظرف میں پانی لانے کو بھیجا

ترجمہ، قومِ لوط نے بھی ڈرسنانے والوں کو جھٹلایا(۳۳) بیشک ہم نے اُن پر کنکریاں برسانے والی آندھی بھیجی سوائے اولادِ لوط (علیہ السلام) کے، ہم نے انہیں پچھلی رات (عذاب سے) بچا لیا(۳۴) اپنی طرف سے خاص انعام کے ساتھ، اسی طرح ہم اس شخص کو جزادیا کرتے ہیں جو شکر گزار ہوتا ہے(۳۵) اور بیشک لوط (علیہ السلام) نے انہیں ہماری پکڑ سے ڈرایا تھا پھر اُن لوگوں نے اُن کے ڈرانے میں شک کرتے ہوئے جھٹلایا(۳۶) اور بیشک اُن لوگوں نے لوط (علیہ السلام) سے اُن کے مہمانوں کو چھین لینے کا ارادہ کیا سو ہم نے اُن کی آنکھوں کی ساخت مٹا کر انہیں بے نور کر دیا۔پھر (اُن سے کہا:) میرے عذاب اور ڈرانے کا مزہ چکھو(۳۷) اور بیشک اُن پر صبح سویرے ہی ہمیشہ قائم رہنے والا عذاب آپہنچا(۳۸) پھر (اُن سے کہا گیا:) میرے عذاب اور ڈرانے کا مزہ چکھو(۳۹) اور بیشک ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کر دیا ہے تو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے(۴۰)

سورۃ القمر

اور ایک چادر منگائی جس کو سردی میں اوڑھیں۔ لڑکی روانہ ہُوئی تھی کہ پانی برسنا شروع ہُوا اور میدان بھر گیا۔ لوطؑ کو خوف ہُوا کہ سیلاب سے غرق نہ ہو جائیں، کہا اٹھو چلیں۔ غرض لوطؑ دیوار سے لگے ہُوئے جاتے اور وُہ وسط راہ سے چلتے تھے۔ آنحضرتؐ اُن سے فرماتے تھے کہ اے میرے بچّو! کنارے سے چلو۔ وہ کہتے تھے کہ ہمارے مالک کا حکم ہے کہ درمیان سے راستہ چلیں۔ جس قدر تاریکی بڑھتی تھی لوطؑ غنیمت سمجھتے تھے تاکہ ان لوگوں کو ان کی قوم نہ دیکھے۔ اس وقت شیطان گیا اور زن لوطؑ کی گود سے لے کر ایک لڑکے کو کنوئیں میں ڈال دیا اس سبب سے قوم کے تمام لوگ لوطؑ کے دروازے پر جمع ہو گئے اور جب اُن لڑکوں کو لوطؑ کے مکان میں دیکھا، کہا اے لوطؑ تم بھی ہمارے عمل میں داخل ہو گئے؟ فرمایا یہ تو مجھ کو ذلیل ورُسوا نہ کرو۔ وہ کہنے لگے کہ ان میں سے ایک کو تم خود رکھو اور باقی کو ہمارے سُپرد کردو۔ لوطؑ نے مہمانوں کو ایک حجرہ میں داخل کر دیا۔

اس سلسلے میں ایک اور روایت ملتی ہے کہ جب یہ مہمان لوطؑ کے پاس آئے تو وہ اپنی زوجہ کے پاس گئے جو اُسی قوم سے تھی اور کہا آج چند مہمان میرے پاس آئے ہیں اُن کے آنے کی خبر اپنی قوم کو نہ کرنا۔ اس وقت تک تم نے جس قدر نافرمانی کی ہے میں معاف کر دوں گا۔ اس نے کہا ایسا ہی ہو گا۔ اس کے اور اس کی قوم کے درمیان یہ طے تھا کہ جب کوئی مہمان لوطؑ کے پاس دن کو آتا تو وُہ گھر کے بالاخانہ پر دُھواں کرتی اور جب رات کو کوئی مہمان آتا تو آگ روشن کر دیتی تھی یا پھر باہر نکل کر صفیر کرتی تھی۔ اس کی آواز کو سُن کر لوگ جمع ہو جاتے تھے اور صفیر وُہ آواز ہے جو مُنہ سے نکالتے ہیں اور صومک کہتے ہیں۔ جب جبرئیلؑ اور وُہ ملائکہ جو ان کے ساتھ تھے

ترجمہ، اور لوط بھی پیغمبروں میں سے تھے ﴿۱۳۳﴾ جب ہم نے ان کو اور ان کے گھر والوں کو سب کو (عذاب سے) نجات دی ﴿۱۳٤﴾ مگر ایک بڑھیا کہ پیچھے رہ جانے والوں میں تھی ﴿۱۳۵﴾ پھر ہم نے اوروں کو ہلاک کر دیا ﴿۱۳٦﴾ اور تم دن کو بھی ان (کی بستیوں) کے پاس سے گزرتے رہتے ہو ﴿۱۳۷﴾ اور رات کو بھی۔ تو کیا تم عقل نہیں رکھتے ﴿۱۳۸﴾

لوطؑ کے گھر میں داخل ہُوئے ان کی زوجہ کوٹھے پر دوڑی ہوئی گئی اور کچھ آگ روشن کردی جسے دیکھ کر شہر والے ہر طرف سے لوطؑ کے مکان کی طرف دوڑے۔ جب مکان کے دروازے پر پہنچے کہنے لگے اے لوطؑ کیا ہم نے تم کو منع نہیں کیا کہ مہمانوں کو اپنے گھر نہ لایا کرو۔ الغرض انہوں نے چاہاکہ ان مہمانوں سے فعل بد کریں۔ لوطؑ نے فرمایا ہماری لڑکیاں پاکیزہ تر ہیں تمہارے لئے۔ خدا سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں کے بارے میں ذلیل نہ کرو۔ کیا تم میں ایک شخص بھی ایسا نہیں ہے جو نیکی اور بہتری پر مائل ہو۔ مروی ہے کہ حضرت لوطؑ کی مراد لڑکیوں سے قوم کی عورتیں تھیں کیونکہ ہر پیغمبر اپنی قوم کا باپ ہوتا ہے۔ اوران کو امر حلال کی دعوت دیتا اور حرام سے منع کرتا ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ تمہاری عورتیں تمہارے لئے زیادہ بہتر ہیں۔ ان لوگوں نے کہاکہ تم جانتے ہو کہ ہمیں تمہاری لڑکیوں سے کوئی واسطہ نہیں اور ہم جو کچھ چاہتے ہیں اس سے بھی تم بخوبی واقف ہو۔ جب حضرت ان سے نااُمیّد ہُوئے تو فرمایا کاش مجھ میں قوّت ہوتی تو میں تم لوگوں میں رکن شدید کے ساتھ پناہ لیتا۔ منقول ہے کہ قوّت سے مراد لوطؑ کی قائم آل محمدؐ تھے اور رُکن شدید سے مراد اُن حضرت کے تین سو تیرہ اصحاب۔ غرض یہ سُنکر جبرئیلؑ نے

ترجمہ، (اور قوم) لوط نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا ۝۱۶۰ جب ان سے ان کے بھائی لوط نے کہا کہ تم کیوں نہیں ڈرتے؟ ۝۱۶۱ میں تو تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں ۝۱۶۲ تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو ۝۱۶۳ اور میں تم سے اس (کام) کا بدلہ نہیں مانگتا۔ میرا بدلہ (خدائے) رب العالمین کے ذمے ہے ۝۱۶۴ کیا تم اہل عالم میں سے لڑکوں پر مائل ہوتے ہو ۝۱۶۵ اور تمہارے پروردگار نے جو تمہارے لئے تمہاری بیویاں پیدا کی ہیں ان کو چھوڑ دیتے ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ تم حد سے نکل جانے والے ہو ۝۱۶۶ وہ کہنے لگے کہ لوطا گر تم باز نہ آؤگے تو شہر بدر کردیئے جاؤگے ۝۱۶۷ لوط نے کہاکہ میں تمہارے کام کا سخت دشمن ہوں ۝۱۶۸ اے میرے پروردگار مجھ کو اور میرے گھر والوں کو ان کے کاموں (کے وبال) سے نجات دے ۝۱۶۹ سو ہم نے ان کو اور ان کے گھر والوں کو سب کو نجات دی ۝۱۷۰ مگر ایک بڑھیا کہ پیچھے رہ گئی ۝۱۷۱ پھر ہم نے اوروں کو ہلاک کردیا ۝۱۷۲ اوران پر مینھ برسایا۔ سو جو مینھ ان (لوگوں) پر (برسا) جو ڈرائے گئے برا تھا ۝۱۷۳ بے شک اس میں نشانی ہے۔ اوران میں اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے ۝۱۷۴ اور تمہارا پروردگار تو غالب (اور) مہربان ہے۔ ۝۱۷۵ سورۃ الشعراء

کہا کہ کاش لوطؑ جانتے کہ کونسی قوّت اُن کے ساتھ ہے۔ حضرتؑ نے یہ سُنکر پُوچھا کہ تم لوگ کون ہو جبرئیلؑ نے کہا میں جبرئیل ہوں۔ پُوچھا کس امر پر مامور ہوئے ہو؟ کہا اُن کی ہلاکت پر، تو حضرت نے فرمایا اسی وقت عمل میں لاؤ، کہا ان کے لئے صبح کا وقت مقرر ہے اور کیا صبح قریب نہیں ہے۔ غرضکہ ان لوگوں نے خانہ لوطؑ کے دروازہ کو توڑا اور مکان میں داخل ہوئے تو جبرئیلؑ نے ایک مٹھی خاک لے کر ان کی طرف پھینکی اور کہا "شاهت الوجوه" یعنی ان کے چہرے خراب ہو جائیں۔ اسی وقت تمام لوگ اندھے ہو گئے جیسا کہ حق تعالٰی نے فرمایا ہے کہ "بے شک اُن لوگوں نے ناجائزہ مطلب کی خواہش کی اور لوطؑ سے اُن کے مہمانوں کو عمل قبیح کے لئے طلب کیا تو ہم نے اُن کی آنکھوں کو اندھا کر دیا۔" جب اُن لوگوں نے یہ حال مشاہدہ کیا سمجھے کہ عذاب اُن پر آگیا۔ پھر لوطؑ نے کہا کہ خدا لوطؑ پر رحمت نازل کرے اگر وُہ جانتے کہ حجرہ میں ان کے ساتھ

ترجمہ، اور لوط (کو یاد کرو) جب اُنہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم (عجب) بے حیائی کے مرتکب ہوتے ہو۔ تم سے پہلے اہل عالم میں سے کسی نے ایسا کام نہیں کیا ﴿۲۸﴾ تم کیوں (لذت کے ارادے سے) لونڈوں کی طرف مائل ہوتے اور (مسافروں کی) رہزنی کرتے ہو اور اپنی مجلسوں میں ناپسندیدہ کام کرتے ہو۔ تو اُن کی قوم کے لوگ جواب میں بولے تو یہ بولے کہ اگر تم سچے ہو تو ہم پر عذاب لے آؤ ﴿۲۹﴾ لوط نے کہا کہ اے میرے پروردگار ان مفسد لوگوں کے مقابلے میں مجھے نصرت عنایت فرما ﴿۳۰﴾ اور جب ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس خوشی کی خبر لے کر آئے تو کہنے لگے کہ ہم اس بستی کے لوگوں کو ہلاک کر دینے والے ہیں کہ یہاں کے رہنے والے نافرمان ہیں ﴿۳۱﴾ ابراہیم نے کہا کہ اس میں تو لوط بھی ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ جو لوگ یہاں (رہتے) ہیں ہمیں سب معلوم ہیں۔ ہم اُن کو اور اُن کے گھر والوں کو بچالیں گے بجز اُن کی بیوی کے وہ پیچھے رہنے والوں میں ہوگی ﴿۳۲﴾ اور جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس آئے تو وہ اُن (کی وجہ) سے ناخوش اور تنگ دل ہوئے۔ فرشتوں نے کہا کچھ خوف نہ کیجئے۔ اور نہ رنج کیجئے ہم آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو بچالیں گے مگر آپ کی بیوی کہ پیچھے رہنے والوں میں ہوگی ﴿۳۳﴾ ہم اس بستی کے رہنے والوں پر اس سبب سے کہ یہ بدکرداری کرتے رہے ہیں آسمان سے عذاب نازل کرنے والے ہیں ﴿۳۴﴾ اور ہم نے سمجھنے والے لوگوں کے لئے اس بستی سے ایک کھلی نشانی چھوڑ دی ﴿۳۵﴾

سورة العنكبوت

کون ہے تو یقیناً وہ سمجھتے کہ ان کی مدد کی گئی ہے جس وقت انہوں نے کہا کہ کاش تمہارے مقابلہ کی مجھ کو قوت ہوتی یا میں رُکن شدید کی طرف پناہ لیتا، تو جبرئیلؑ سے زیادہ کون رُکن شدید ہو سکتا ہے جو ان کے ساتھ حجرہ میں تھے۔ پھر خدا نے فرمایا کہ یہ عذاب تمہاری اُمّت کے اُن ظالموں سے دُور نہیں ہے جو قوم لوطؑ کے فعل کو قبول کریں۔ پھر جبرئیلؑ نے لوطؑ سے کہا کہ آئندہ سات روز اور سات راتیں گذر جائیں تو نصف شب کو تم اپنے بال بچوں کو لے کر اُن کے درمیان سے چلے جاؤ، اور تم میں کوئی مڑ کر پیچھے نہ دیکھے۔ لیکن تمہاری زوجہ دیکھے گی تو اس کو عذاب پہنچے گا جو کچھ پہنچنے والا ہے۔ قوم لوطؑ میں ایک مرد عالم تھا جس نے کہا اے قوم تمہاری جانب وُہ عذاب آ گیا جس کا وعدہ لوطؑ تم سے کرتے تھے۔ لہٰذا ان کو گھیر لو اور اپنے درمیان سے جانے نہ دینا۔ جب تک وُہ تم میں موجود ہیں عذاب نہ آئے گا۔ یہ سُنکر لوگ لوطؑ کے مکان کے گرد جمع ہُوئے اور اُن کو گھیر لیا۔ جبرئیلؑ نے کہا اے لوطؑ ان کے درمیان سے چلے جایئے۔ کہا کس طرح چلا جاؤں۔ یہ لوگ میرے مکان کے گرد تو جمع ہیں۔ جبرئیلؑ نے اُن کے سامنے ایک ستُون نُور کا قائم کیا اور کہا کہ اس ستُون کے سہارے چلے جاؤ اور تم میں سے کوئی مڑ کر نگاہ نہ کرے۔ غرضکہ اس شہر سے زمین کے نیچے سے باہر نکلے، لیکن اُن کی زوجہ نے مڑ کر دیکھا۔ حق تعالیٰ نے اُس پر ایک پتھر نازل کیا جس نے اس کو مار ڈالا۔ جب صبح ہوئی اُن چاروں فرشتوں میں سے ہر ایک ان کے شہر کے ایک ایک جانب باہر نکلے اور زمین کو ساتویں طبقہ سے کھودا۔ اور اس حد تک بُلند کیا کہ اہل آسمان نے اُن کے مرغ اور کتّوں کے چلانے کی آوازیں سُنیں۔ پھر ان

ترجمہ، انہوں نے کہا کہ ہم گنہگار لوگوں کی طرف بھیجے گئے ہیں ﴿۳۲﴾ تاکہ ان پر کھنگر برسائیں ﴿۳۳﴾ جن پر حد سے بڑھ جانے والوں کے لئے تمہارے پروردگار کے ہاں سے نشان کر دیئے گئے ہیں ﴿۳٤﴾ تو وہاں جتنے مومن تھے ان کو ہم نے نکال لیا ﴿۳۵﴾ اور اس میں ایک گھر کے سوا مسلمانوں کا کوئی گھر نہ پایا ﴿۳٦﴾ اور جو لوگ عذاب الیم سے ڈرتے ہیں ان کے لئے وہاں نشانی چھوڑ دی ﴿۳۷﴾ سورۃ الذاریات

لوگوں پر اُس شہر کو اُلٹ دیا اور خدا نے اُن پر پتھر سجیل کے یعنی کھرنجوں کی بارش کی آسمان اوّل سے یا جہنّم سے برسائے جو باہم لپٹے ہُوئے تھے یا پیاپے اور منقط اور رنگار نگ پتھر۔

حصرت لوطؑ اُن کے درمیان تیس سال تک رہے اور اُن کو خدا کی طرف بُلاتے تھے اور عذاب الٰہی سے اُن کو بچنے کی ہدایت فرماتے تھے۔ منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے لوطؑ کے بعد کسی پیغمبر کو نہیں بھیجا مگر یہ کہ وُہ اپنی قوم میں غائب رہتا اور ان میں اپنا قبیلہ اور رشتہ داروں کے افراد رکھتا تھا۔ روایت کے مطابق کوئی بندہ جو قوم لوطؑ کے عمل کو حلال جانتا ہے دنیا سے نہیں جاتا مگر یہ کہ خدا اس کو اُن پتھروں میں سے ایک پتھر مارتا ہے جس سے اس کی موت واقع ہوتی ہے لیکن دُنیا اُس کو نہیں دیکھتی۔ حضرت رسُولؐ خدا صبح و شام خدا سے دعا کر کے بخل سے پناہ مانگتے تھے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ "جو اپنے نفس کو بخل سے محفوظ رکھتا ہے وُہ رستگار ہے"۔ بہ تحقیق کہ لوطؑ کی قوم کے لوگ ایک شہر کے رہنے والے تھے جو اپنے طعام پر بخیل تھے۔ بخل نے اُن کو اُن کی شرمگاہوں کے ایسے درد میں مبتلا کیا جس کا علاج نہ تھا، تو کونسا مرض بخل سے بدتر ہو سکتا ہے اور اس کے انجام کا نقصان خدا کے نزدیک بخیل ہونے سے زیادہ رُسوا کرنے والا اور زیادہ قبیح ہے۔ وُہ ایسی قوم تھی جو اپنے تئیں پاخانے سے پاک نہیں کرتی تھی نہ غسل جنابت کرتی اور اپنے طعام سے بخل کرتی تھی۔ ان کے اعمال قبیحہ میں سے یہ بھی تھا کہ مجلس میں ایک دوسرے کے رُو بُرو ریاح بلند آواز سے صادر کیا کرتے تھے اور شرم نہیں کرتے تھے۔ لوطؑ نے ان سے کہا کہ اپنی مجلسوں میں ایسے بُرے کام نہ کیا کرو۔ اُس اُمّت میں چھ باتیں قوم لوطؑ کے طریقوں میں سے ہیں۔ کمان سے گولی مارنا، ڈھیلے پھینکنا، بغل کھجانا، ازروئے تکبّر زمین پر جامہ گھسیٹنا اور پیرہن کے اور

ترجمہ، اور ثمود اور لوط کی قوم اور بن کے رہنے والے بھی۔ یہی وہ گروہ ہیں ﴿۱۳﴾ (ان) سب نے پیغمبروں کو جھٹلایا تو میرا عذاب (ان پر) آ واقع ہوا ﴿۱٤﴾ اور یہ لوگ تو صرف ایک زور کی آواز کا جس میں (شروع ہوئے پیچھے) کچھ وقفہ نہیں ہوگا، انتظار کرتے ہیں ﴿۱۵﴾ سورۃ ص

قبا کے بند کھولے رکھنا۔ایک روایت کے مطابق کہ جو کسی شخص کے ساتھ لواطہ کرنے پر راضی ہوتا ہے۔ وُہ بقیہ سدوم میں سے ہے یعنی وُہ ان کی اولاد میں سے نہیں بلکہ ان کی طینت سے ہے، اور یہ عذاب ان لوگوں کو بھی ہو تو بعید نہیں جو ان کے ایسا عمل کریں۔ قوم لوطؑ کے چار شہر تھے جو اُن پر اُلٹ دیئے گئے، سدوم، صیدوم، لدنا اور عمیر۔ جب قوم لوطؑ نے یہ فعل قبیح کرنا شروع کیا تو زمین نے اپنے پروردگار سے فریاد کی، تو اس کی فریاد آسمان تک پہنچی، آسمان نے گریہ کیا اسکی فریاد عرش تک پہنچی تو خدا نے آسمان کو وحی کی کہ ان پر پتھر کی بارش کرے اور زمین کو وحی کی کہ ان ظالموں کو نیچے دبا دے۔

ترجمہ، اور اسمٰعیل اور الیسع اور یونس اور لوط کو بھی۔ اور ان سب کو جہان کے لوگوں پر فضیلت بخشی تھی ﴿٨٦﴾ سورۃ الأنعام

ترجمہ، اور عاد اور فرعون اور لوط کے بھائی ﴿١٣﴾ اور بن کے رہنے والے اور تُبّع کی قوم۔ (غرض) ان سب نے پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہمارا وعید (عذاب) بھی پورا ہو کر رہا ﴿١٤﴾ سورۃ ق

ترجمہ، اور (قومِ لوط کی) الٹی ہوئی بستیوں کو (اوپر اٹھا کر) اُسی نے نیچے دے پٹکا ﴿٥٣﴾ پس اُن کو ڈھانپ لیا جس نے ڈھانپ لیا (یعنی پھر اُن پر پتھروں کی بارش کردی گئی) ﴿٥٤﴾ سورۃ النّجم

ترجمہ، اور یہ کافر اس بستی پر بھی گزر چکے ہیں جس پر بری طرح کا مینہ برسایا گیا تھا۔ کیا وہ اس کو دیکھتے نہ ہوں گے۔ بلکہ ان کو (مرنے کے بعد) جی اُٹھنے کی امید ہی نہیں تھی۔ ﴿٤٠﴾ الفرقان

ترجمہ، اور اے قوم! میری مخالفت تم سے کوئی ایسا کام نہ کرادے کہ جیسی مصیبت نوح کی قوم یا ہود کی قوم یا صالح کی قوم پر واقع ہوئی تھی ویسی ہی مصیبت تم پر واقع ہو۔ اور لوط کی قوم (کا زمانہ تو) تم سے کچھ دور نہیں ﴿٨٩﴾ سورۃ هود

ترجمہ، اور اگر یہ لوگ تم کو جھٹلاتے ہیں ان سے پہلے نوح کی قوم اور عاد و ثمود بھی (اپنے پیغمبروں کو) جھٹلا چکے ہیں ﴿٤٢﴾ اور قوم ابراہیم اور قوم لوط بھی ﴿٤٣﴾ سورۃ الحج

(نوٹ: بقیہ انبیاء کے حالات زندگی اگلی جلدوں میں ملاحظہ فرمائیں۔)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر ابو جعفر ولد علی محمد، کنیز سیدہ بنت علی سجاد، حسن جعفر ولد ابو جعفر اور تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہداء ملت، لاوارث مرحومین خصوصاً میرے اباؤ واجداد کی روح کو بخش دیں۔ شکریہ

page is left blank intentionally